خطبه جمعة المبارك

ہر صحابیِ نبی جنتی جنتی

ادارہ تحقیقاتِ اسلامیہ سرگودھا، پنجاب، پاکستان واٹس اپ نمبر:0313.7013113

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

حضور سید عالم ﷺ کے وصال اقدس کے بعد صحابہ کرام خواہ وہ فتح مکہ سے پہلے ایمان لانے والے ہوں یا فتح مکہ کے بعد وہ جو کچھ کریں گے اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے کے باوجود، تمام کے بارے میں جنتی ہونے کا اعلان عام فرمارہا ہے:

"لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ" ترجمہ: تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے اللہ نے سب سے اچھی چیز (جنت) کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے۔ (پ۲۷، الحدید:۱۰)

اور ایک جگہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے صحابہ کے بارے میں اعلان فرمارہا ہے:

"رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ"

ترجمہ: اللہ ان (سب) سے راضی ہو گیا اور وہ (سب) اس سے راضی ہو گئے اور اس نے ان کے لیے جنتیں تیار فرمار کھی ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں، یہی زبردست کامیابی ہے۔ (پ10، التوبۃ:100)

رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام کی عزت وناموس کو اس طرح بیان فرمارہے ہیں:

" اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، اللَّهَ اللَّهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ، وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ"

ترجمہ: میرے صحابہ کے بارے میں، اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرو، میرے بعد انہیں طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنالینا، جو ان سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرنے کی وجہ سے ان سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھتا ہے، جس نے انہیں تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا دی، اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو عنقریب وہ اسے اپنی پکڑ میں لے گا۔

(جامع الترمذی: حدیث ۳۸۸۸ دارالفکر بیروت، ۵/ ۴۶۳)(مسند احمد بن حنبل: المکتب الاسلامی بیروت، ۵/ ۵۴ و ۵۷)

یعنی اے میرے امتیو! تمہیں میرے صحابہ کے بارے میں خدا کا واسطہ! میرے صحابہ کو میرے بعد طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنالینا، جو ان کے ساتھ محبت کرتا ہے، وہ میری محبت کی وجہ سے ہی ان سے محبت کرتا ہے۔ جو ان کے ساتھ دشمنی کرتا ہے وہ مجھ سے دشمنی کی وجہ سے ان سے دشمنی رکھتا ہے یعنی جو صحابہ سے محبت رکھتا ہے اصل میں وہی حضور ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔ جو حضور ﷺ سے محبت رکھتا ہے وہی اللہ کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ جو صحابہ کا منکر ہے اور ان سے بغض رکھتا ہے وہ حضور ﷺ سے بغض رکھتا ہے۔ اور جو حضور ﷺ سے بغض رکھتا ہے وہ اللہ سے بغض رکھتا ہے اور جو اللہ سے بغض رکھتا اللہ عنقریب اس کی سخت پکڑ فرمائے گا۔

ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ اپنے تمام سچے اور مخلص امتیوں کو نصیحت فرمارہے ہیں کہ

" لَاتَسُبُّوا أَصحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَابَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ "

میرے صحابہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ (ان کی شان یہ ہے کہ) تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کر دے تو وہ صحابہ میں سے کسی کے ایک مُد بلکہ اس کے آدھا (خیرات کرنے) تک بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔۔۔ الخ، ۵۲۲/۲، الحدیث: ۳٦٧۳)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "مَن سَب أصحابي، فَعَلَيه لَعنةُ اللهِ والملائكةِ والناسِ أجمعين، لا يقبل الله منه صرفا ولا عدلا "

ترجمہ: جو میرے صحابہ کو بُرا کہے اس پر اللہ کی، تمام فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہو، اور اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول کرتا ہے نہ نفل۔ (مسند أحمد: فضائل الصحابه (1/ 52) برقم (8)) (الطبراني: الدعاء، باب ذكر من لعنه رسول الله ﷺ (ص:581) برقم (2108)

سبحان اللہ! معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام ہمارے لئے حق کا معیار ہیں اور تمام کا دفاع کرنا ہم پر لازم ہے۔ اور صحابہ سے مراد تمام صحابہ و صحابیات، ازواج مطہرات، اہل بیت اطہار، پنجتن پاک وغیرہ سب ہیں۔ کیا ہماری اتنی جرأت ہے کہ ہم ان میں سے کسی کو صحابیت سے نکال دیں یا ان پر طعن و تشنیع یا معاذاللہ گالم گلوچ کریں یا ان میں سے کسی بھی ہستی کو جہنمی کہیں جب کہ اللہ تعالیٰ ان کے جنتی ہونے کا اعلان فرماچکا اور محبوب کریم ﷺ نے ہمیں ان کی برائی کرنے سے سختی سے منع فرمادیا؟ نہیں ہر گز نہیں۔ لہذا ہر شخص کو آگاہ ہونا چاہئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت رکھنا، ان کے راستے پر چلنا، ان سب کے لئے دعائے خیر کرنا، ان کا ذکر ہمیشہ اچھے انداز میں کرنا امت محمدی پر فرض ہے۔ ان سے بغض رکھنا، ان کی بے ادبی کرنا، ان کی شان و شوکت سے جلنا کفار و منافقین کا طریقہ ہے نہ کہ اہل اسلام کا، ماہ رجب کی 22 تاریخ کو صحابی رسول حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا عرس پاک ہے، جن کی صحابیت کا اعلان اہلبیتِ اطہار کی عظیم ہستی، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی، مفسر قرآن، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں فرمارہے ہیں: "دَعْهُ ؛ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ "یعنی ان کا ذکر برائی سے کرنا چھوڑ دو کیونکہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں۔ (صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ،بَابُ ذِكْرُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حديث: 3764)

اور اسی میں ہے کہ آپ کے غلام نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوال کیا کہ "هلْ لَكَ في أمِيرِ المُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ" یعنی (اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے) امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: "إنَّه فقِيهٌ" وہ خود فقیہ (و مجتہد) ہیں۔ (مشكوة المصابيح، كتاب الصلاة، باب الوتر، الحديث: ١٢٧٧، ج١، ص٢٥٠)

(صحيح البخاري، كتاب فضائل أصحاب النبي ﷺ، باب ذكر معاوية رضي الله تعالى عنه، الحديث: ٣٧٦٥، ج٢، ص٥٠٥)

معلوم ہوا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو نہ صرف مومن بلکہ امیر المؤمنین مانتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یقینا آپ سائل کے حضرت معاویہ کو امیر المؤمنین کہنے سے منع فرماتے لہذا آپ کا اسے منع نہ فرمانا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کے نزدیک امیر معاویہ امیر المؤمنین ہیں۔ یہاں سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو امیر معاویہ کو مومن ماننے کو بھی تیار نہیں اور وہ ہمیں یہ بھی بتادیں کہ ہم ان کی بات مان کر امیر معاویہ کو مومن نہ مانیں یا رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی کی مان کر نہ صرف انہیں مومن بلکہ امیر المؤمنین مانیں؟

حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "كنت جالساً عند النبي ﷺ وعنده أبو بكر وعمر وعثمان ومعاوية إذ أقبل علي بن أبي طالب، فقال رسول الله ﷺ لمعاوية: ((أتحب علياً يا معاوية؟)) فقال معاوية: إي والله! الذي لا إله إلاّ هو إنّي لأحبه في الله حباً شديداً، فقال رسول الله ﷺ: ((إنّها ستكون بينكم هنيهة))، قال معاوية: ما يكون بعد ذلك يا رسول الله؟ فقال النبي ﷺ: غفر الله ورضوانه، والدخول إلى الجنة))، قال معاوية: رضينا بقضاء الله فعند ذلك نزلت هذه الآية: (وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ)

ترجمہ: میں، حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم حضور کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ اسی دوران حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاویہ سے فرمایا: "اے معاویہ کیا تم علی سے محبت کرتے ہو؟ آپ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں اللہ کیلئے مولیٰ علی سے شدید محبت کرتا ہوں" حضور ﷺ نے فرمایا: بیشک عنقریب تمہارے اور علی کے درمیان اختلاف ہوگا" حضرت معاویہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اس کے بعد کیا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش و مغفرت، اس کی رضا اور جنت میں داخلہ" حضرت معاویہ نے عرض کیا: ہم اللہ تعالیٰ کی قضاء پر راضی ہیں" اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی "اگر اللہ چاہے تو کوئی کسی جان کو قتل نہ کرے، لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے"۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کا ایک خواب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وأبو بكر وعمر جالسان عنده، فسلمت عليه وجلست، فبينما أنا جالس إذ أتي بعلي ومعاوية، فأدخلا بيتا وأجيف الباب وأنا أنظر، فما كان بأسرع من أن خرج علي وهو يقول: قضى لي ورب الكعبة، ثم ما كان بأسرع من أن خرج معاوية وهو يقول: غفر لي ورب الكعبة"

ترجمہ: میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی جبکہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما آپ کے سامنے حاضر تھے، میں سلام عرض کیا اور ان دونوں کے درمیان بیٹھ گیا، اسی دوران حضرت مولیٰ علی وامیر معاویہ رضی اللہ عنہما حاضر خدمت ہوئے پھر دونوں ایک گھر میں داخل ہوگئے کچھ دیر بعد دروازہ کھلا تو میں دیکھا کہ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ باہر یہ کہتے ہوئے تشریف لائے کہ "رب کعبہ کی قسم

(ہمارے اختلاف میں) فیصلہ میرے حق میں ہو گیا"۔ اس کے بعد حضرت امیر معاویہ یہ کہتے ہوئے باہر نکلے کہ "رب کعبہ کی قسم! میری بخشش ہو گئی"۔ ("البداية والنهاية"، ج۵، ص۶۳۳)

تاریخ دمشق میں ہے: " قال يزيد بن الأصم: لما وقع الصلح بين علي ومعاوية خرج علي فمشى في قتلاه فقال: هؤلاء في الجنة، ثم مشى في قتلى معاوية فقال: هؤلاء في الجنة، وليصير الأمر إلي وإلى معاوية، فيحكم لي ويغفر لمعاوية، هكذا أخبرني حبيبي رسول الله " ترجمہ: یزید بن الاصم کہتے ہیں جب حضرت علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح ہو گئی تو مولیٰ علی رضی اللہ عنہ اپنے شہداء کی جانب نکلے اور فرمایا: "یہ لوگ جنت میں ہوں گے" پھر معاویہ رضی اللہ عنہ کے شہداء کی طرف گئے اور فرمایا "یہ لوگ بھی جنت میں ہوں گے اور یہ معاملہ (روز قیامت) میرے اور معاویہ کے درمیان ہو گا، فیصلہ میرے حق میں ہو گا اور معاویہ کو معاف کر دیا جائے گا، مجھے میرے رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح بتایا تھا"۔

(مصنف ابن ابي شيبه، جلد:4ص: 1036) (تاريخ دمشق 139/59)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سلطنت مصطفیٰ ﷺ کے پہلے بادشاہِ اسلام ہیں جیسا کہ تورات میں بیان کیا گیا:

''مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ'' "وہ نبی آخر الزماں ﷺ مکہ میں پیدا ہو گا اور مدینہ کو ہجرت فرمائے گا اور اس کی سلطنت شام میں ہو گی۔" (المستدرك: كتاب تواريخ المتقدمين من الأنبياء والمرسلين، الحديث: ٤٣٠٠، ج ٣، ص٥٢٦)

(دلائل النبوة للبيهقي، ج٦، ص٢٨١، ومشكوة المصابيح: كتاب الفضائل، الحديث: ٥٧٧١، ج٣، ص٣٥٨)

تو امیر معاویہ کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے، مگر کس کی؟ محمد رسول اللہ ﷺ کی۔ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک فوجِ جرّار جاں نثار کے ساتھ عین میدان میں بالقصد و بالاختیار (اپنی خوشنودی سے) ہتھیار رکھ دیے اور خلافت امیر معاویہ کو سپرد کر دی اور ان کے ہاتھ پر بیعت فرمالی اور اس صُلح کو حضورِ اقدس ﷺ نے پسند فرمایا اور اس کی بشارت دیتے ہوئے امام حسن مجتبیٰ کی نسبت فرمایا:

"إِنَّ ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ"

"میرا یہ بیٹا سیّد ہے، میں امید فرماتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔"

(صحيح البخاري: كتاب الصلح، قول النبي ﷺ للحسن بن علي، الحديث: ٢٧٠٤، ج٢، ص٢١٤ والجامع الصغير: الحديث: ٢١٦٧، ج١، ص١٣٢)

سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدنا مولیٰ علی و امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے گروہوں میں صلح کروا کر حضور ﷺ کی بشارت کو سچ کر دکھایا اور حضور ﷺ نے ان دونوں گروہوں کو مسلمان فرمایا۔ معلوم ہوا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سچے مسلمان ہیں، اب جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے منکر ہو کر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اسلام سے خارج کرنے کی کوشش کرتے پھرتے ہیں وہ اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ اور اس حدیث پاک کے تحت امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وبه ظهر أنّ الطعن على الأمير معاوية رضي الله تعالى عنه طعن على الأمام المجتبى بل على جده الكريم ﷺ، بل على ربه عزّوجل "یعنی اس ظاہر ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض در حقیقت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ بلکہ رسول

اللہ ﷺ بلکہ اللہ رب العزت کی ذات پر اعتراض ہے(کیونکہ امام حسن نے ان سے صلح کی اور اس صلح کی بشارت رسول اللہ ﷺ نے دی اور حضور کوئی بھی کلام اللہ رب العزت کے حکم کے خلاف نہیں فرماتے) (المعتمد المستند: حاشية نمبر۳۱۹، ص۱۹۲)

سبحان اللہ! مولیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے شہزادے حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت سپرد کریں، ان کی بیعت اور ان سے صلح فرمائیں ہے لیکن افسوس آج کے بعض محبتِ علی کے دعویداران ہی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھیں، کیا تمہیں امام حسن و حسین رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر مولیٰ علی سے محبت ہے؟ جس شیر خدا کے بیٹے امام حسین رضی اللہ عنہ کربلا میں اپنا سارا کنبہ قربان کر دیں لیکن یزید پلید کے ہاتھ پر بیعت نہ فرمائیں کیا وہ اور ان کے بڑے بھائی جان امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہما دونوں ایسے بندے کے ہاتھ پر بیعت اور اس سے صلح کر کے اسے خلافت سپرد کر سکتے ہیں جو معاذاللہ راہ ہدایت پر نہ ہو؟ حسنین کریمین کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لینا ہی ہم غلامانِ اہلبیت کیلئے کافی ہے کہ جس سے ان ہستیوں نے صلح کی ہم بھلا کیسے اس سے جنگ کر سکتے ہیں؟

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ (رضی اللہ عنہ) نے جنگ صِفّین سے واپسی پر فرمایا: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا نہ سمجھو، اللہ کی قسم! جب وہ نہیں ہوں گے تو سر کٹ کٹ کر اندرائن کے پھولوں کی طرح زمین پر گریں گے۔

(دلائل النبوة للبیہقی،٦/٤٦٦)(سیر اعلام النبلاء،٤/٣٠٢)(البدایہ والنہایہ،٥/٦٣٤)(تاریخ ابن عساکر،٥٩/١٥٢)

حضور غوث الاعظم حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 561 ھجری) فرماتے ہیں:

اہل سنت صحابہ کرام کے آپس کے معاملات میں کَفِ لِسَان (زبانیں بند رکھنے) ان کی خطاؤں کے بیان سے رکنے اور ان کے فضائل و محاسن کا اظہار کرنے پر اور جو معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت طلحہ و عائشہ و معاویہ رضی اللہ عنہم کے مابین اختلاف ہوا اس کو اللہ تعالی کے سپرد کرنے پر متفق ہیں اور ان میں ہر فضیلت والے کو اس کا حق دینے پر متفق ہیں۔

(الغنية لطالبين طريق الحق عز وجل صفحه 163)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"معاوية عندنا محنة فمن رأيناه ينظر إلى معاوية شزرا اتهمناه على القوم أعني على أصحاب محمد ﷺ"

یعنی معاویہ ہمارے نزدیک کسوٹی ہیں۔ جس کو ہم دیکھتے کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ٹیڑھی آنکھ (توہین) سے دیکھ رہا ہے ہم سمجھ جاتے کہ یہ صحابہ کرام کی توہین کر رہا ہے۔ (البداية والنهاية لابن كثير (8/139)

ربیع بن نافع فرماتے ہیں: "معاوية بن أبي سفيان ستر أصحاب النبي ﷺ فإذا كشف الرجل الستر اجترأ على ما وراءه"

یعنی معاویہ رضی اللہ عنہ دیگر صحابہ کرام کے لئے پردہ ہیں۔ جس نے (بری نیت سے) اس پردہ کو چاک کیا (پھاڑا) وہ صحابہ کرام کی توہین کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ (البداية والنهاية (8/139)

حضرت امام المزی حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے امیر معاویہ رضی اللہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"إنما الأسلام كدار لها باب، فباب الأسلام الصحابة، فمن آذى الصحابة إنما أراد الأسلام، كمن نقر الباب إنما يريد دخول الدار، قال: فمن أراد معاوية فإنما أراد الصحابة"

ترجمہ: اسلام کی مثال گھر کی ہے جس کا دروازہ ہے، صحابہ کرام اسلام کا دروازہ ہیں جو کوئی صحابہ کو ایذا پہنچاتا ہے اس کا ارادہ اسلام کو ہدف بنانے کا ہے جیسے کوئی گھر کا دراوازہ کھٹکھٹاتا ہے تو وہ گھر میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے اسی طرح جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتا ہے وہ صحابہ کرام پر اعتراض کا ارادہ رکھتا ہے۔ (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال جلد 1 صفحہ 340، 339)

علامہ شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء امام قاضی عیاض میں فرماتے ہیں:

" ومن يكون يطعن فی معاوية فذالک كلب من كلاب الهاوية " جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنم کے کتوں میں سے ایک کتّا ہے۔ (نسیم الریاض الباب الثالث مرکز اہلسنت برکات رضا گجرات الہند ۳/ ۴۳۰)

سیدنا مولیٰ علی و امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں اہلسنت کا مؤقف بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور پُر نور امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا و مولٰنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی سے کہ فرقِ مراتب بے شمار اور حق بدست حیدر کرار، مگر معاویہ بھی ہمارے سردار، طعن اُن پر بھی کارِ فجّار، جو معاویہ کی حمایت میں عیاذ باللہ اسد اللہ کے سبقت و اولیت و عظمت و اکملیت سے آنکھ پھیر لے وہ ناصبی یزیدی، اور جو علی کی محبت میں معاویہ کی صحابیت و نسبت بارگاہِ حضرت رسالت بھلادے وہ شیعی زیدی، یہی روشِ آداب بحمد اللہ تعالےٰ ہم اہلِ توسط و اعتدال کو ہر جگہ ملحوظ رہتی ہے"

(فتاوی رضویہ جدید: جلد 10، صفحہ 205، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

دشمن امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا شرعی حکم

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: "صحابہ کرام میں کسی کو کافر بے دین نہ کہے گا مگر کافر بے دین یا گمراہ بد دین"

(فتاوی رضویہ جدید: جلد 29، صفحہ 210، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

اور فرماتے ہیں: "تفسیقیہ کہ بعض صحابہ کرام مثل امیر معاویہ و عمرو بن عاص و ابو موسیٰ اشعری و مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بُرا کہتے ہیں ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمہ مکروہ ہے کہ انھیں امام بنانا حرام ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں سب کا پھیرنا واجب۔ (فتاوی رضویہ: جدید، جلد 6، صفحہ 626، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

علاّمہ پیر سیّد محمد عرفان شاہ مشہدی صاحب فرماتے ہیں: "جاہل صوفی اور نام نہاد سیّد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بد گوئی کرتے ہیں خود کو سُنی کہتے ہیں در اصل یہ اہلسنّت کے مخالف اور شیعہ فرقوں میں شامل ہیں۔

(سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہلِ حق کی نظر میں صفحہ نمبر 14 مطبوعہ دار العرفان سبزہ زار لاہور)

اللہ ہمیں سیدنا امیر معاویہ سمیت تمام صحابہ و اہلبیت کی سچی محبت و عقیدت نصیب فرمائے انکے بغض سے محفوظ رکھے۔ آمین